زِندگی کا کلام

حوالہ: طیطس 11:2 آیت

’’کیونکہ خُدا کا وہ فضل ظاہر ہوا ہے جو سب آدمیوں کی نجات کا باعث ہے۔‘‘

اِس سوال کا جواب یہ ہے کہ ’’فضل سب کچھ ہے اور سب کچھ فضل ہے۔‘‘ اگر آپ حقیقت میں اِس کے متعلق سوچیں تو یہ بالکل ٹھیک ہونا چاہیے۔ کون یہ سوچ سکتا ہے کہ وہ اپنے لئے صحت کو حاصل کر سکتا ہے۔ اپنا کام کر سکتا ہے اور اُن لوگوں کے ساتھ رہ سکتا ہے جو اُس سے محبت کرتے ہیں۔ اور اُس کو یہ طاقت دیتے ہیں کہ وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ ٹھیک بات کرے وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب کچھ فضل ہے۔ فضل کے ساتھ ہم خوشی کے ساتھ اور آسانی کے ساتھ زِندگی گزار سکتے ہیں۔ لیکن کون ہمیں یہ بھیجتا ہے؟ کیونکہ ہم خود تو اِس کو حاصل نہیں کر سکتے۔ اِس کو کوئی بڑی اور اعلیٰ شخصیت یہ بھیجتی ہے۔ وہ شخصیت خُدا ہے جو اپنے لوگوں سے محبت کرتا ہے اور اُنہیں معاف بھی کرتا ہے۔ بغیر کسی فکر کے آپ کہہ سکتے ہیں کہ لوگ خُدا کے فضل کے تحت زِندہ ہیں۔ وہ خُدا جس نے دنیا کو پیدا کیا وہ اپنی مخلوق کا بالخصوص اِنسانوں کا خیال رکھتا ہے۔

زبور 8:103

’’خُداوند رحیم و کریم ہے۔

قہر کرنے میں دِھیما اور شفقت میں غنی۔‘‘

یہ کوئی نئی بات نہیں کہ لوگ خُدا کے کلام پر یقین نہیں رکھتے۔ ہماری فطرت میں یہ بہت گہرے طور پر یقین پایا جاتا ہے کہ ہماری زِندگی ہمارے ہاتھ میں ہے اور ہم جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ ہم سوچتے ہیں کہ ہمیں خُدا کی ضرورت نہیں۔ پرانے اور نئے عہدنامے کی گواہیوں کی وجہ سے ہم جانتے ہیں کہ خُدا کے ساتھ رہنے کا مطلب کیا ہے؟ اِس کے بہت سے حوالہ جات پائے جاتے ہیں۔ خُدا کا فضل اُن لوگوں کے لئے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہے جو اُس پر اِیمان رکھتے ہیں۔ زبور 17:103

’’لیکن خُداوند کی شفقت اُس سے ڈرنے والوں پر ازل سے ابد تک

اور اُس کی صداقت نسل در نسل ہے۔‘‘

زبور 5:108 آیت:

’’اَے خُدا! تُو آسمانوں پر سرفراز ہو

اور تیرا جلال ساری زمین پر ہو۔‘‘

یسعیاہ 8:54 آیت:

’’خُداوند تیرا نجات دینے والا فرماتا ہے کہ قہر کی شدت میں مَیں نے ایک دَم
کے لئے تجھ سے مُنہ چھپایا پر اَب میں ابدی شفقت سے تجھ پر رحم کروں گا۔‘‘

بار بار دُعائیں اور گیت خُدا کی طرف واپس آتے ہیں۔

زبور 4:6 آیت:

’’اے خداوند! میری جان کو چھُڑا۔
اپنی شفقت کی خاطر مجھے بچا لے۔‘‘

زبور 3:51 آیت:

کیونکہ میں اپنی خطاؤں کو مانتا ہوں
اور میرا گُناہ ہمیشہ میرے سامنے ہے۔‘‘

نئے عہدنامے میں خُدا کا فضل خصوصی خاصیت رکھتا ہے۔ یسُوع مسیح کو بھیج کر خُدا نے ایک خاص وعدہ کو پورا کیا۔

یوحنا 14:1 آیت:

’’اور کلام مجسم ہوا اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا اور ہم
نے اُس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اِکلوتے کا جلال۔‘‘

وہ فضل اور سچائی سے معمور تھا اور اُس کی وجہ سے ہم پر فضل پر فضل ہوا۔ کیونکہ شریعت تو موسیٰ کی معرفت دی گئی لیکن فضل اور سچائی یسُوع کی معرفت پہنچی۔ (یوحنا 14:1 تا 17 آیت) یہ اِس سوال کا جواب ہے کہ مَیں خُدا کے فضل کو کس طرح حاصل کر سکتا ہوں۔ کس طرح لوگ ٹھیک طریقے سے خُدا کی طرف دوبارہ آ سکتے ہیں؟ خُدا کے قانون ہمیں دِکھاتے ہیں کہ صرف زِندگی گزارنا کافی نہیں ہے۔ ہم بار بار اِن قوانین کو نظرانداز کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم مر جائیں گے۔ یسُوع مسیح میں خُدا ہمیں زِندگی گزارنے کا فضل دیتاہے۔ اگر خُدا کا فضل ہمارے اندر ہو گا تو ہم مکمل زِندگی گزاریں گے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ فضل حقیقت میں ایک انعام ہے۔ فضل سے لوگوں کی زِندگیاں تبدیل ہوتی ہیں لیکن ایمان لانے کے لئے آپ آزاد ہیں۔ کوئی آپ کو مجبور نہیں کرے گا۔ یہ اِیمان خُداوند یسُوع مسیح کے ذریعے آتا ہے کیونکہ اُس نے ہمیں اپنے فضل کی بُلاہٹ دی یعنی اُس کا فضل۔ اگر ہم حقیقت میں خُدا پر اِیمان لاتے ہیں تو پھر شریعت اور فضل کو آپس میں اِکٹھا نہ کریں۔ وہ اِکٹھے نہیں چل سکتے (بالکل ایک دوسرے کے مخالف ہیں) کیونکہ ساری شریعت مسیح یسُوع میں مکمل ہوتی ہے جو بھی اس پر اِیمان لاتا ہے ٹھیک کرتا ہے۔ پولوس رسول رومیوں 4:10 میں لکھتا ہے:

’’کیونکہ ہر ایک اِیمان لانے والے کی راست بازی کے لئے مسیح شریعت کا اِنجام ہے۔‘‘

فضل تو فضل ہے کوئی شخص خُدا کے فضل کو تبدیل نہیں کر سکتا۔ ہمیں خُدا کے فضل پر مضبوطی سے اِیمان لانا چاہیے۔ ہر

کوئی جس میں گنہگار بھی شامل ہیں جن میں (مشہوری) اور جلال کی کمی ہے اور یہ خُدا کی طرف سے واقع ہونا چاہیے اور بغیر کسی کوشش کے کوئی بھی فضل کو حاصل کر سکتا ہے اگر وہ مسیح کی طرف آتا ہے۔ اِس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ ہم شریعت کے بغیر اچھائی کو حاصل کر سکتے ہیں صرف مسیح پر ایمان لانے کے وسیلے سے۔ رومیوں 21:3 اور 22 آیت میں پولوس رسول لکھتا ہے:

''مگر اَب شریعت کے بغیر خُدا کی ایک راست بازی ظاہر ہوئی ہے جس کی
گواہی شریعت اور نبیوں سے ہوتی ہے۔ یعنی خُدا کی وہ راست بازی جو یسُوع مسیح پر
اِیمان لانے سے سب اِیمان لانے والوں کو حاصل ہوتی ہے۔''

یہی وہ برکت ہے جس کے متعلق ہم خوشی مناتے ہیں لیکن یہ ایسی سستی نہیں ہے کوئی اِس کو ہماری طرف پھینک کر نہیں دیتا۔ ہر کوئی سوچتا ہے کہ یہ خُدا کا فرض ہے کہ وہ ہمارے لئے رحم دل ہو۔ جب خُدا موسیٰ کے سامنے کھڑا ہوا تو اُس نے کہا خروج 19:33 آیت:

''اُس نے کہا مَیں اپنی ساری نیکی تیرے سامنے ظاہر کروں گا اور تیرے ہی سامنے خُداوند کے نام کا
اعلان کروں گا اور مَیں جس پر مہربان ہونا چاہوں مہربان ہوں گا اور جس پر رحم کرنا چاہوں رحم کروں گا۔''

ہم یوں توقع نہیں کر سکتے کہ خُدا خود بخود اِس کو ہماری طرف بھیجے گا۔ ہمیں تیار ہونا چاہیے اور کوشش کرنی چاہیے۔ عبرانیوں 14:12 تا 15 آیت:

''سب کے ساتھ میل ملاپ رکھنے اور اُس پاکیزگی کے طالب رہو جس کے بغیر کوئی خُداوند
کو نہ دیکھے گا۔ غور سے دیکھتے رہو کہ کوئی شخص خُدا کے فضل سے محروم نہ رہ جائے۔ ایسا نہ ہو کہ
کوئی کڑوی جڑ پُھوٹ کر تمہیں دُکھ دے اور اُس کے سبب سے اکثر لوگ ناپاک ہو جائیں۔''

ہمیں سوچنا چاہیے کہ خُدا نے فضل کی کیا قیمت ادا کی ہے۔ یہ اُس کے بیٹے کی زِندگی ہے۔ اِس علم کے ساتھ ہمیں اپنی ساری زِندگی میں فضل کے متعلق سوچنا چاہیے۔ اگر ایک اِنسان کو بھی موت سے بچا لیا جائے اور اُسے زِندہ رہنے دیا جائے تو ہمیں اِس کے برعکس نہیں سوچنا ہیے۔

مَیں مسیح میں خُدا کے فضل کے لئے اُس کی سچی محبت کے لئے آسمانی مقاموں پر پوری زِندگی گیت گاؤں گا۔

(1- پطرس 5:5 آیت)

''اِس لئے خُدا مغروروں کا مقابلہ کرتا ہے مگر فروتنوں کو توفیق بخشتا ہے۔''

اپاسٹل روڈی میئر (ریٹائرڈ)
ڈسل ڈوسرف جرمنی

زِندگی کا کلام

حوالہ: متی 18:13 تا 23 آیت

’’پس بونے والے کی تمثیل سُنو۔ جب کوئی بادشاہی کا کلام سُنتا ہے اور سمجھتا نہیں تو جو اُس کے دِل میں بویا گیا تھا اُسے وہ شریر آ کر چھین لے جاتا ہے۔ یہ وہ ہے جو راہ کے کنارے بویا گیا تھا۔ اور جو پتھریلی زمین میں بویا گیا یہ وہ ہے جو کلام کو سُنتا ہے اور اُسے فی الفور خوشی سے قبول کر لیتا ہے۔ لیکن اپنے اندر جڑ نہیں رکھتا بلکہ چند روزہ ہے اور جب کلام کے سبب سے مصیبت یا ظلم برپا ہوتا ہے تو فی الفور ٹھوکر کھاتا ہے۔ اور جو جھاڑیوں میں بویا گیا یہ وہ ہے جو کلام کو سُنتا ہے اور دُنیا کی فکر اور دولت کا فریب اُس کلام کو دبا دیتا ہے اور وہ بے پھل رہ جاتا ہے۔ اور جو اچھی زمین میں بویا گیا یہ وہ ہے جو کلام کو سُنتا اور سمجھتا ہے اور پھل بھی لاتا ہے کوئی سو گُناہ پھلتا ہے کوئی ساٹھ گنا کوئی تیس گنا۔‘‘

یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارا خُداوند ایک بیج بونے والے کا حوالہ دیتا ہے جو دنیا میں جاتا ہے اور یہ وہ خود ہے اور وہ ایک بُلاہٹ دے رہا ہے۔ وہ دنیا میں ایک بڑا خزانہ بیج رہا ہے۔ وہ ایک بُلاہٹ کا بیج بو رہا ہے کہ وہ خُدا کی بادشاہت میں آئیں۔ بہتوں نے اُس کو قبول کیا ایسے ہی جو پتھریلی زمین پر گِرا اور وہ کوئی پھل پیدا نہ کر سکا۔ شاید اِس دنیا کے دھوکے کی وجہ سے وہ اُس کو دبا لیتا ہے۔ کچھ راہ کے کنارے گِرتا ہے اُس کو دنیا کی فکریں اور مُشکلات دبا لیتی ہیں۔ اور کچھ اچھی زمین پر گرتا ہے اور پھل لاتا ہے۔ یہاں ہم پر بہت بڑا فرض عاید کیا گیا ہے کہ وہ پھل لائیں۔

یہ کون سا پھل ہے جو ہمیں لانا ہے۔ کیا یہ ایسا پھل ہے جو ہم خود پیدا کر سکتے ہیں۔ نہیں یہ وہ پھل ہے جو اچھی زمین سے حاصل ہوتا ہے تاکہ وہ لوگ جو اِس کی بُلاہٹ کو قبول کرتے ہیں وہ کلیسیاء میں داخل ہوں اور اُس عظیم وعدہ کے حصہ دار بنیں کہ بیج کو اُگنا ہے۔ اس کی پرورش کرنی ہے اور اُس کو پک کر تیار ہونا ہے اور پھر دنیا میں پھل لانا ہے۔ اور اگر آج دنیا میں کوئی جگہ نہ ہو جہاں اچھی زمین مل سکے تو پھر خُداوند کی یہ بُلاہٹ دنیا کے لئے گُم ہو جاتی ہے اور وہ خُداوند کی اِس بُلاہٹ کو نظرانداز کر دیتے ہیں۔

اِنگلستان کے اپاسٹلز نے اس بات پر غور کیا اور اپنے اِس فرض کا مطالعہ کیا اور اُنہوں نے کہا ہم مقناطیس کی طرح لوگوں کو اچھی زمین کی طرف کھینچ لیں اور اُنہوں نے اپنے ممبران کے لئے اُن دِنوں میں ایک راہنمائی تیار کی۔ اُنہوں نے کہا کہ چار چیزیں ہیں جو کلیسیاء میں نظر آنی چاہئیں اور تمام ممبران کو چاہیے کہ وہ اِس کے ساتھ جنگ کے لئے تیار ہو جائیں پھر

پانچویں چیز نمودار ہوگی یعنی پھل لانا۔ اور وہ اِس ترتیب سے چلتے رہے۔

پہلی چیز یہ ہے کہ ہمارے اندر مکمل اِیمان مکمل طور پر نمایاں ہو۔ ہمارے اندر یہ اِیمان ہو کہ جو کچھ ہمیں دیا گیا ہے وہ ہم نے حاصل کر لیا ہے۔ اور ہم اِس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ یہ صرف اور صرف خُدائے قادرِمطلق کی طرف سے ہے۔ ہمیں قادرِمطلق پر بطور خالق اِیمان رکھنا چاہیے ہمیں قادرِمطلق پر یہ اِیمان بھی رکھنا چاہیے کہ وہ سب سے اوپر ہے اور اُس نے اپنے بیٹے کو دے کر یہ بُلاہٹ ہمیں دی ہے۔ اَب اِیمان صرف ہمارے دِلوں میں ہی نہیں ہونا چاہیے اِس کو دنیا کے لئے نمایاں ہونا چاہیے۔ ہمیں دنیا کو دِکھنا چاہیے کہ ہم یہ اِیمان رکھتے ہیں اور ایسا ہر صبح ہوسکتا ہے اگر ہم سب سے پہلے اپنے خالق کے متعلق سوچیں۔ اور پھر دُعا کے ذریعے اِس کو تسلیم کریں اور اُس گھرانے کے اندر اُن رُوحوں پر اپنے اِیمان کا اِظہار کریں اور یہ بات یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ ہمارے بچے اِس بُلاہٹ کی طرف کھنچے چلے آئیں گے۔ اگر ہم ایسا اِیمان نہیں رکھتے اور سادہ چیزوں میں اِس کا اِظہار نہیں کرتے جیسے عبادت میں آنا، چرچ کے فنکشن میں شامل ہونا اور اِسی طرح کی اور چیزیں تو پھر ہم اپنی زِندگی میں اپنے اِس اِیمان کو نمایاں نہیں کرتے کہ سب چیزیں خُدا کی طرف سے ہیں۔

دوسری چیز جسے کلیسیاء میں نمایاں کرنے کی ضرورت ہے وہ ہے عبادت۔ کہتے ہیں کہ یہ عبادت صرف وہ عبادت نہیں ہے جو ہر اِتوار کو چرچ میں ہوتی ہے۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جو ہر روز ہماری زِندگی میں جاری رہتی ہے۔ ہمیں اِس بات کے لئے تیار ہونا چاہیے کہ ظاہری طور پر یہ دِکھا سکیں کہ ہم خُدا کی عبادت کرتے ہیں اور روز بروز ملنے والی اُس کی برکتوں کے لئے اُس کے شُکرگزار ہیں۔ صرف اِتوار کو ہی نہیں بلکہ روزانہ اِس عبادت کو شُکرگزاری کے طور پر جو کچھ ہم نے حاصل کیا اُس سے آگے بڑھنا چاہیے۔

ہمیں اپنی عبادت میں ہمیں اُس کا اُن چیزوں کے لئے بھی شُکرادا کرنا چاہیے جو ابھی ہمیں ملنے والی ہیں۔ سادہ اِلفاظ میں ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ وہ ہماری زِندگی کی راہنمائی کرتا ہے۔ وہ دنیا کی راہنمائی کرتا ہے۔ اُس کی مرضی پوری ہوتی ہے اور ہم اِس کے لئے اُس کا شُکر کرتے ہیں۔ اُن چیزوں کے لئے جو وہ کرے گا پیشگی شُکر کرتے ہیں۔ ہماری زِندگیوں میں بہت ساری چیزیں ایسی ہیں جن کے متعلق ہم محسوس نہیں کرتے کہ یہی تو ہم چاہتے ہیں۔ لیکن اگر ہم اِس مضبوط عبادت کو اپنے اندر ترقی دیں اور اُس کا شُکر کریں ابن سب چیزوں کے لئے جو مستقبل میں وہ ہمارے لئے کرے گا تو پھر جب یہ چیزیں ہماری زِندگی میں واقع ہوں گی تو ہم اِس کو قبول کرتے ہیں کہ یہ اُس کی مرضی ہے۔

تیسری چیز جس کی کلیسیاء میں ضرورت ہے وہ ہے تابعداری یعنی خُدا کے حُکموں اور طریقوں کی تابعداری۔ یہ کوئی اچھی بات نہیں کہ ہم خُدا کے حُکموں کو سمجھتے ہیں اور دنیا کے ساتھ چلتے ہیں۔ یہ چیز کسی بھی شخص کو تحفظ نہیں دے سکتی۔ لیکن اگر سب یہ دیکھتے ہیں کہ ہم خُدا کے حُکموں کے مطابق چلتے ہیں اور اُس کی تابعداری کرتے ہیں، اُس کی مرضی کو پورا کرتے ہیں اور مسیح کی تعلیم پر عمل کرتے ہیں تو پھر لوگ دیکھیں گے کہ ہم اُس کی تکمیل کے نتیجے میں خوشی کو حاصل کر رہے ہیں۔ یہ ایسی تابعداری

نہیں ہے جو ہمارے اوپر مسلط کی گئی ہے۔ یہ خوشی ہے جو ہماری زِندگیوں میں ظاہر ہوتی ہے اور اِس خوشی کی وجہ سے دوسرے بھی اِس میں شریک ہونا چاہیں گے۔

جو کچھ وہ کر رہے ہیں اُن میں سے کچھ بھی اُنہیں اِطمینان اور قناعت نہیں دے سکتا۔ کچھ بھی اُنہیں اِستحکام نہیں دے سکتا لیکن اگر وہ دیکھتے ہیں کہ اِس دنیا میں ایک گروپ ایسا ہے جو خُدا کے حُکموں کی تابعداری کرتا ہے اور اِس کی وجہ سے اُن کو برکت ملتی ہے اور اُن کی زِندگیوں میں اِطمینان اور قناعت ہے اور اُن کا مستقبل ٹھوس مستقبل ہے جس کی ہم سب کو اُمید ہے تو پھر وہ بھی اِس اچھی زمین کی طرف کھنچے آئیں گے۔

چوتھی چیز جو بہت بڑی خاصیت ہے وہ کلیسیاء کے اندر ایک اُمید ہے۔ یہ اُمید وہ آخری برکت ہے جو خُدا ہمیں دیتا ہے۔ یہ وہ دعوت نامہ ہے جو اُس نے اپنی بادشاہت میں آنے کے لئے دیا ہے اور ہمیں اِس بادشاہت پر کبھی شک نہیں کرنا چاہیے جو کہ ہمارے سامنے ہے۔ اگرہم اِس اُمید کو اپنی زِندگیوں میں نمایاں کرتے ہیں تو پھر لوگ چاہے جو کچھ بھی کہتے رہیں یہ دنیا کتنی تکلیفوں سے بھری ہے اور اگر ہم ہم یہ کہہ سکیں کہ اِس سب کچھ میں اُمید ہے اور یہ اُمید خُدا کی بادشاہت ہے۔ اِس سے کلیسیاء میں اِستحکام پیدا ہوگا اور پھر کلیسیاء پوری دنیا میں سرگرم تبلیغ کرنے والی ہو گی اور اُن سب کو کو اپنی طرف کھینچ لے گی جنھوں نے اِس بُلاہٹ کو ابھی قبول کرنا ہے۔ وہ اپنے اپنے حلقوں میں، اپنے عقاید میں، اپنی اُمیدوں میں، اپنی سمجھ میں اور اپنی عبادت میں اِس دُکھ بھری دنیا کے اندر خود اِستحکام کو حاصل کریں گے۔

ہم اِس درخواست کو دیکھ سکتے ہیں کہ سب سے پہلے ہم اپنے خالق خُدا کے متعلق سوچیں اور خُداوند کی بُلاہٹ کے پیچھے چلیں جو صرف ہمارے لئے ہی نہیں یہ پوری دنیا کے لئے خُدا کی ہدایت ہے۔ ہم تو اِس عظیم کھیت کے اندر اپنا حصہ ادا کر رہے ہیں جس میں وہ بیج بو رہا ہے۔

ہمیں یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے اور ہم اداس بھی ہیں کہ بہت سے لوگ اِس بیج کو کھو رہے ہیں۔ اِس دنیا کی فکریں اور مُشکلات اِس کو دبا رہی ہیں۔ ہمیں تیاری کرنی چاہیے کہ ہم دُنیا کو وہ روشنی دیں کہ ایک بہتر راستہ ہے، ایک بہتر دعوت نامہ ہے جس میں ہم اچھی زمین کی مانند بیج بو سکتے ہیں۔ دعوت نامہ ہم کو دیا گیا ہے اور ہم بڑی اِیمان داری کے ساتھ خُدا کی بادشاہت کی راہ دیکھتے ہیں۔

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوئینز لینڈ

زِندگی کا کلام

حوالہ: یوحنا 1:15 تا 2 آیت

’’انگور کا حقیقی درخت مَیں ہوں اور میرا باپ باغبان ہے۔ جو ڈالی مُجھ میں ہے
اور پھل نہیں لاتی اُسے وہ کاٹ ڈالتا ہے اور جو پھل لاتی ہے اُسے چھانٹتا ہے تا کہ
زیادہ پھل لائے۔‘‘

خُدا باغبان کی طرح انگور کے باغ میں کام کرتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ انگور اچھا پھل لائیں۔

باغبان کا کیا کام ہے؟ جیسے آج کل اُسے تراچھنے والا کہتے ہیں۔ وہ صبح سویرے انگور کے باغ میں جاتا ہے اور جنگلی ڈالیوں کو چھانٹتا ہے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو پھر انگور کھٹّے ہوں گے اور اگر تراچھنے والا چھانٹنے کے طریقے کو نہیں جانتا تو وہ اچھی ڈالیوں اور جنگلی ڈالیوں دونوں کو کاٹ ڈالے گا۔ اور جلدی انگور کا باغ تباہ ہو جائے گا۔ کاٹنے کے بعد وہ انگوروں کو باندھ دیتا ہے۔ اُن کو نیچے کی طرف جُھکا دیتا ہے اور اُن کو مضبوط ڈنڈے کا سہارا دیتا ہے۔ پھر وہ انگور کے درخت کے اِردگرد زمین کو کھودتا ہے اور جڑی بوٹیوں کو ہٹا دیتا ہے۔ اَب دھوپ کلیوں تک پہنچتی ہے اور اُن سے پھل پیدا ہو گا۔ آہستہ آہستہ پھل کی جِلد زیادہ شفاف ہو جاتی ہے اور انگور میٹھے ہو جاتے ہیں۔ آخرکار تراشنے والا پتے توڑ دیتا ہے اور انگور ننگے ہو جاتے ہیں۔ اَب دھوپ پھل تک براہِ راست پہنچ جاتی ہے اور وہ پک جاتا ہے۔

وہ تصویر جو یسُوع نے ہمارے لئے بنائی ہے اور اُس کو تفصیل کے ساتھ واضح بھی کیا اُس کا اِطلاق ہم اپنی رُوحانی زِندگی میں بھی کر سکتے ہیں۔ ہم وہ ڈالیاں ہیں جو انگور کے درخت کے ساتھ جُڑی ہوئی ہیں اور تراشنے والا ہمارے اوپر بھی کام کرتا ہے۔ ہماری جنگلی خواہشات کاٹ دی جاتی ہیں۔ ایک گیت میں ہم گاتے ہیں: ’’اَے میرے مالک تُو مجھے ایسے بنا دے جو تجھے خوش کرتا ہے۔‘‘

خُدا جو ہمارا تراشنے والا ہے وہ جانتا ہے کہ ہم میں کیا اچھا ہے اور کیا بُرا ہے۔ ہمیں بھی جُھکایا اور باندھا جائے گا، ’’اُس کے میٹھے جوئے میں باندھا جائے گا۔‘‘ صرف اِسی طرح ہمیں مضبوط سہارا ملے گا۔ خُدا مٹّی کو بھی کُھلا چھوڑتا ہے اور اُن جڑی بُوٹیوں کو ہٹاتا ہے جو ہمارے اِردگرد ہوتی ہیں تا کہ رُوحانی بارش یعنی اُس کا کلام اور اعمال ہم تک پہنچیں اور جڑی بُوٹیاں اُنہیں کھا نہ جائیں۔ وہ ہمیں اُس سے بچاتا ہے جس کو ہم سوچتے ہیں کہ ہم اُس کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ پھر اُس کی محبت کی روشنی اور رحم ہم تک براہِ راست پہنچتا ہے۔ تمام رُکاوٹیں دُور ہو جاتی ہیں۔

ہمیں انگور کے حقیقی درخت سے اپنی قوت اور طاقت کو حاصل کرنا چاہیے جو کہ مسیح یسوع ہے اور ہمیں تراشنے والے کو موقع دینا چاہیے کہ جیسا وہ چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ کرے تا کہ ہم اچھا پھل لائیں۔

اپاسٹل جے ایف کرونر

نیدرلینڈ (ہالینڈ)

Word of Life No.36 - 2014

زِندگی کا کلام

حوالہ: متی 26:18 آیت

’پس نوکر نے گِر کر اُسے سجدہ کیا اور کہا اَے خُداوند مجھے مہلت دے۔ میں تیرا سارا قرض ادا کروں گا۔‘‘

یہ اِلفاظ اُس تمثیل کا حِصہ ہیں جو ہمارے خُداوند نے پطرس رسول کے جواب میں زور دے کر بیان کی۔ اُس نے سوال کیا تھا کہ کیا وہ اپنے بھائی کو سات بار معاف کرے اور مسیح یسُوع نے کہا تھا ’’سات بار نہیں بلکہ سات کے ستر بار‘‘۔ یہ تمثیل ہمیں بتاتی ہے کہ ہمیں اُس وقت ہی معاف کیا جائے گا جب ہم دوسروں کو معاف کرتے ہیں لیکن جو اِلفاظ ہمارے آج کے حوالہ میں بیان کئے گئے ہیں وہ ہماری فطرتی زِندگیوں میں آج بھی ہمارے ذہنوں کو متاثر کرتے ہیں۔ خاص طور پر جب ہم آج کی دنیا کی غیر یقینی حالت سے گزرتے ہیں۔

ہم آج اپنی نوکری پر محفوظ محسوس کرتے ہیں اور کل کو کوئی نوکری نہیں ہوتی۔ کسان آج اپنے کھیت میں اچھی فصل دیکھتا ہے لیکن کٹائی کے موسم میں کوئی قیمت نہیں ملتی۔ اور اِس طرح ہر روز ہمیں ایسی خبریں ملتی ہیں جو سراسر غیر محفوظ ہیں۔ ہم قرض میں نہیں جانا چاہتے لیکن افسوس جس نظام کے تحت ہم رہتے ہیں وہ ہم میں سے بہتوں کو مجبور کرتا ہے کہ ہم اُدھار لیں اور پھر قرضے کے اندر چلے جائیں اور فکریں شروع ہو جاتی ہیں۔ کیا ہم ادا کرنے کے قابل ہوں گے؟ کیا آمدنی اور ملازمت جاری رہیں گی؟ کیا قرضہ پر منافع کو ادا کر سکیں گے؟ اور آخر میں ہمیں کسی ساہوکار کے پاس جانا پڑے گا اور اُس کے نیچے لگ کر وہ اِلفاظ کہنے پڑیں گے جو آج کے حوالہ میں کہے گئے ہیں؟ یہ ہماری زِندگیوں پر بہت بڑی فکر کا بوجھ ڈالتا ہے اور ہمارے نزدیکی اور عزیزوں کے ساتھ ہمارے تعلقات اور رویّے کو متاثر کرتا ہے۔ سب دُکھ اُٹھاتے ہیں۔ اَب اِس سب کچھ کے درمیان آیئے ذرا تصوّر کریں کہ ہمارے احساسات کیا ہوں گے اور کوئی ہماری مدد نہ کرے اور ہم کسی کو جانتے بھی نہ ہوں۔ کوئی ایسا شخص بھی نہ ہو جو واپس نہ مانگے۔ اور ہمارے قرض کو پابندیوں کے بغیر ادا کردے۔ کیسے ہماری زِندگیاں تبدل ہو جائیں گی اور یقیناً ہم اُس شخص کا شُکریہ ادا

کرتے کبھی نہ رُکیں گے اور کس طرح ہمارا یہ سکون محبت، خوشی اور دوسروں کے لیے معافی ہماری ساری زِندگی کو تبدیل کر دے گا۔

اگر ہم اپنی رُوحانی زِندگیوں کے متعلق سوچیں تو اِنہی اصولوں کا اِطلاق وہاں بھی ہو گا۔ ہم بھی خُدا کے قرض دار بن جاتے ہیں جب ہم ہر بار گُناہ کرتے ہیں اور یہ قرضہ بڑے سے بڑا ہوتا جاتا ہے۔ اگر ہمیں اِس کو واپس لوٹانا ہے تو پھر ہمیں اُس کو اپنی زِندگیوں میں آنے دینا چاہیے اور اُس کا کنٹرول اُس کے ہاتھ میں دینا چاہیے۔ اور یہ بوجھ ہماری زِندگیوں کو اور دوسروں کے لئے ہمارے رویّوں کو متاثر کرنے لگتا ہے۔ خوشی کی خبر یہ ہے کہ کوئی ہے جو مکمل طور پر ہمارے سب گُناہوں کے قرض کو ادا کر سکتا ہے اور اُس نے ایسا کر دیا ہے۔ اُسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا ہم اُس کو کبھی جانتے بھی نہ تھے اور اُس نے کوئی پابندیاں بھی نہیں لگائیں۔ بلاشبہ یہ ہمارا خُداوند اور نجات دہندہ یسُوع مسیح ہے جو ہمیشہ اُن لوگوں کی سُننے کے لئے تیار ہوتا ہے جو اُس کی عبادت کرتے ہیں اور اُس کی مدد مانگتے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ ہمیں اپنے پاس بُلانے کا حُکم دیتا ہے۔ وہ سب جو بوجھ سے دبے ہوئے ہیں۔ کیا ہم اُس کی شُکرگزاری کے لئے اُتنا ہی وقت دینے کی کوشش کرتے ہیں جتنا کہ اُس شخص کے لئے جس نے ہمارے قدرتی قرضے ادا کئے ہیں؟ کیا ہم اِس سکون کو محبت اِطمینان اور خوشی اپنے پاس آنے دیتے ہیں اور بہتری کے لئے دوسروں کو آگے چلاتے ہیں؟ خُدا کے قرض سے آزاد ہونے کے لئے ہم کس چیز کا مقابلہ اِس سے کر سکتے ہیں؟

زبور نویس 21:37 آیت میں اِس تمثیل کو ایک اچھوتی سی آیت میں بیان کرتا ہے:

’’شریر قرض لیتا ہے اور ادا نہیں کرتا
لیکن صادق رحم کرتا ہے اور دیتا ہے۔‘‘

رحم کرنا اور دینا یقیناً ہمارے خُداوند کا کام ہے۔ ہمیں اُس کی پیروی کرنا سیکھنا چاہیے تاکہ ہم اُس کی برکتوں کو حاصل کرنے کے لئے آگے بڑھ سکیں۔ جیسا اِمثال 21:13 آیت میں لکھا ہے:

’’بدی گہنگاروں کا پیچھا کرتی ہے
پر صادقوں کو نیک جزا ملے گی۔‘‘

سادہ اِلفاظ میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے قرض ختم کئے جا چکے ہیں لیکن اچھائی کے لئے ہماری جزا موجود رہے گی۔ کیا ہم خُدا کی محبت کو جو مسیح یسُوع میں ہے مکمل طور پر سمجھ گئے ہیں؟

آیئے جب ہم دُعا کریں تو اُن پابندیوں کو نہ بھولیں جو ہم نے اپنے اوپر لگا رکھی ہیں۔ جب ہم دُعا کریں تو کہیں، ’’اور ہمارے قرض ہمیں معاف کر جیسا کہ ہم اپنے قرض داروں کو معاف کرتے ہیں۔‘‘

اپاسٹل کلف فلور
نارتھ کیوئینز لینڈ

زِندگی کا کلام

حوالہ: لوقا 68:1 آیت

''خُداوند اِسرائیل کے خُدا کی حمد ہو کیونکہ اُس نے اپنی اُمت پر توجہ کر کے اُسے چھٹکارا دیا۔''

ہم ''کرسمس روایات'' کو بناتے ہیں جس کو ہم بغیر تنقید کے اپنے معاشرتی حالات کی وجہ سے قبول کرتے ہیں لیکن بہت کم کرسمس کے پیغام کو عمل میں لاتے ہیں جس کو ہمیں چُھونا چاہیے۔ یہ پیغام بڑا سادہ اور سیدھا ہے۔ ''تمھارے لئے ایک مُنّجی پیدا ہوا ہے یعنی مسیح خُداوند!''

کیا ہمارے ہم وطن یہ نہیں جانتے کہ اِس کا کیا کرنا ہے۔ ہمیں اُن پر واضح کرنا ہے کہ ہم اِسی یسُوع پر مضبوط اِیمان رکھتے ہیں جس کی گواہی بائبل مقدس دیتی ہے اور جس پر کلیسیاؤں کی بُلاہٹ ہے یعنی خُدا کا بیٹا۔ یہ خُدا کا بیٹا دنیا میں اِنسان بن کر آیا۔ اُس کی پیدائش اُسی طرح ہوئی جس طرح دوسرے بچوں کی ہوتی ہے۔ اُس کی ماں ایک سادہ اور بڑی خُدا پرست یہودی کنواری تھی جس کا نام مریم تھا۔ حالات کی مجبوری سے اُس کی پیدائش ناصرت کی بجائے بیت اللحم کی چرنی میں ہوئی۔

ہر سال کلیسیاؤں میں کرسمس کا پیغام سُنایا جاتا ہے۔ ایک نجات دہندہ کی پیدائش۔ خُدا کا ممسوح۔ صیون کا نجات دینے والا جس کے متعلق صدیوں سے پشینگوئی کی گئی اور جس کا اِنتظار یہودی لوگ کرتے تھے۔ اِس کے علاوہ ایسا نہیں ہوسکتا تھا کیونکہ جو جانتے تھے اُنہیں ہی اُس وعدہ کی تکمیل نظر آئی وہ دُعا اور گیتوں سے خُدا کی پرستش کرتے تھے۔ مریم کی تعریف زکریاہ میں جو گیت گائے گئے آسمانی گروہ بوڑھے شمعون کا گیت جیسا کہ ہم لوقا کی انجیل میں پڑھ سکتے ہیں اُن سب نے مرغوب زبان میں بات کی۔ کتنی خوشی کا اِظہار کیا گیا اور مسیح جو نجات دینے والا ہے یہاں ہے!''

یہ وہ پیغام ہے جس کا کرسمس کے موقعہ پر ہم اِعلان کرتے ہیں۔ اِس میں بے مثال اِقرار کیا گیا ہے۔ ہم اِیمان رکھتے ہیں کہ اِس میں نجات اور اُمید ہے جو سب کے لئے ہے۔

ہاں! ہم مکمل طور پر اِس کا یقین کرتے ہیں کہ پوری اِنسانیت کے لئے بلکہ پوری کائنات کے لئے گُناہ سے نجات ضروری ہے۔ یہ نجات یسُوع مسیح کے وسیلہ سے ہے۔ گُناہ سے نجات ازخود ممکن نہیں! ہمارے لئے یہ بڑا ضروری ہے کہ ہم اِس اِقرار کو ہر ایک تک پہنچائیں۔ اگرچہ ہم کچھ چیزوں اور مسائل سے اپنے آپ کو آزاد رکھ سکتے ہیں اُن سے جو اِعتراض کرتے ہیں دوسرے لوگوں کی مختلف سوچ سے ایسے لوگوں سے جو مختلف اِیمان رکھتے ہیں اور مختلف طور پر رہتے ہیں۔ ہم اپنے آپ کو اُن سے نجات دِلا سکتے ہیں لیکن ہم گُناہ سے نجات حاصل نہیں کر سکتے۔ وہ لوگ جو لعنت میں رہتے ہیں۔ اپنی مظلومی سے نجات

حاصل کر سکتے ہیں اور غیر ملکی حکومت سے آزاد ہو سکتے ہیں لیکن گُناہ سے کوئی نجات حاصل نہیں کر سکتا خواہ پوری دنیا آ جائے۔

جب تک گُناہ ہے، غم ہے، خُدا کے بیٹے یسُوع مسیح کی پیدائش سے مخلوق کی آزادی کا کام شروع ہو چکا ہے۔ یسُوع اپنے (وجود) سے ایک وقت پر اِنسان بنا ایک بے بس و لاچار نوزائیدہ بچے سے لے کر اپنے پکڑوائے جانے اور سزا کے لاگُو ہونے تک جو کچھ بھی ہوا وہ ہماری نجات کے لئے ہوا۔

چرنی میں پڑے ہوئے بچے سے دنیا میں نجات آئی۔ یہ کرسمس کا پیغام ہے۔ یسُوع کی زِندگی ہی صرف وہ زِندگی ہے جو گُناہ کے بغیر گزری۔ اُس وقت سے وہ خُدا کے سامنے آتا ہے اور اپنے لوگوں کی سفارش کرتا ہے۔ وہ غالب آیا ہے۔

یہ معافی کی تعلیم کہ ''اور اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ'' اِس نے دنیا پر گہرے اثرات چھوڑے ہیں لیکن یہ واضح بھی کر دیا ہے کہ گُناہ بہت طاقتور ہے اور مسیحی اکثر و بیشتر مغلوب ہو جاتے ہیں لیکن ابھی بھی وہ بابر بار غالب آ سکتے ہیں۔

جب مسیح واپس آئے گا تب نجات کا کام مکمل ہو گا۔ جیسے شخصی طور پر گُناہ سے نجات حاصل کرنے کی جدوجہد ہے خودطسر لوگ اِس سے متفق نہیں اِسی طرح متحدہ طور پر نجات سے بھی اِتفاق نہیں کیا جا سکتا اور نہ بے پروائی اور ناکامی کے خیال سے۔ جو کوئی یسُوع کی بُلاہٹ کے پیچھے چلتا ہے وہ ناکام نہیں ہو سکتا۔ وہ سرگرم عمل ہوتا ہے۔ کرسمس کا پیغام ہمیں بڑی خوشی سے بھر دیتا ہے کیونکہ ہم یہ احساس کرتے ہیں کہ یسُوع کے پیروکاروں کی حیثیت سے ہم خُدا سے ازل سے نجات حاصل کر چکے ہیں اور سب غم ختم ہو چکے ہیں۔ یہ ن جات جاری ہو چُکی ہے۔ اِس لئے ہم آسمانی گروہ کے ساتھ مل کر کہتے ہیں:

''عالمِ بالا پر خُدا کی تمجید ہو اور زمین پر اُن آدمیوں میں جن سے وہ راضی ہے صلح۔'' (لوقا 14:2 آیت)

وہ شخص مبارک ہے جو یسُوع کی ماں مریم کی طرح اِن چیزوں کو اپنے دل میں رکھتا ہے۔

(لوقا 19:2 آیت)

''لیکن مریم اِن سب باتوں کو اپنے دِل میں رکھ کر غور کرتی رہی۔''

اپاسٹل متھیاس ناتھ

ڈوس برگ۔ جرمنی

Word of Life No.38 - 2014

زِندگی کا کلام

حوالہ: لوقا 19:20 تا 26 آیت

''اُسی گھڑی فقیہوں اور سردار کاہنوں نے اُسے پکڑنے کی کوشش کی مگر لوگوں

سے ڈرے کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ اُس نے یہ تمثیل ہم پر کہی۔ اور وہ اُس کی تاک میں لگے اور جاسوس بھیجے کہ راست باز بن کر اُس کی کوئی بات پکڑیں تا کہ اُس کو حاکم کے قبضہ اور اِختیار میں دے دیں۔ اُنہوں نے اُس سے یہ سوال کیا کہ اَے اُستاد ہم جانتے ہیں کہ تیرا کلام اور تعلیم درست ہے اور تُو کسی کی طرف داری نہیں کرتا بلکہ سچائی سے خُدا کی راہ کی تعلیم دیتا ہے۔ ہمیں قیصر کو خراج دینا روا ہے یا نہیں؟۔ اُس نے اُن کی مکاری معلوم کر کے اُن سے کہا۔ ایک دِینار مجھے دِکھاؤ۔ اُس پر کس کی صورت اور نام ہے؟ اُنہوں نے کہا قیصر کا۔ اُس نے اُن سے کہا پس جو قیصر کا ہے قیصر کو اور جو خُدا کا ہے خُدا کو ادا کرو۔ وہ لوگوں کے سامنے اُس قول کو پکڑ نہ سکے بلکہ اُس کے جواب سے تعجب کر کے چُپ ہو رہے۔''

یہاں تک ہم خُدا کی حِکمت کو دیکھتے ہیں جو اُس کے بیٹے کے وسیلے اُس دِن آدمیوں کے دو گروہوں کے درمیان آئی یعنی فریسی جو اِس بات پر قائم تھے کہ اِسرائیل کے لوگوں کو کسی اِختیار کے تحت نہیں آنا چاہیے سوائے خُدا کے اور ہیرودیس کے۔ لوگ اُن کے ساتھ تعاون کرتے تھے۔ ہیرودیس کے لوگ وہ لوگ تھے جو اِس بات پر یقین رکھتے تھے کہ وہ قیصر کو قبول کریں اور اِس کا مطلب یہ تھا کہ ہیرودیس بادشاہ کو قیصر کی طرف سے اِجازت تھی کہ وہ خُدا کی مرضی کا تابع ہو۔ اور ہمارے خُداوند کو اُن کی اِس مکاری کا علم تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر وہ اِس کو نہ کہے گا تو یہ ٹھیک نہیں ہو گا اور دوسرے گروپ کے لوگ اُس پر چڑھ آئیں گے۔ اور اگر وہ ہاں کہے تو فریسی کہیں گے کہ خُدا کے اِختیار کا اِنکار کرتا ہے۔ لیکن مسیح خُداوند نے اُن کو ایسا جواب دیا کہ اُن کے لئے کوئی راستہ باقی نہ رہا۔ اُس نے اُن کو کہا کہ وہ اُس کو ایک دِینار دِکھائیں اُس پر کس کی صورت ہے۔ اُنہوں نے کہا قیصر کی۔ اور اُس نے کہا جو قیصر کا ہے قیصر کو دو۔ وہ یہ کہہ رہا تھا کہ وہ قیصر کے اِختیار میں دیئے گئے ہیں کیوکہ اُنہوں نے گُناہ کے ذریعے خُدا کے حُکموں کو توڑا وہ قادرِ مطلق خُدا سے دُور ہو گئے جس نے کہ اُن سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ہمیشہ کے لئے اُن کا خُدا ہو گا اگر وہ اُس کے کلام پر عمل کریں گے۔ اِس طرح اُن کو اپنے دِلوں میں یہ بات ماننی پڑی کہ وہ اپنے کئے کی وجہ سے اِس حالت میں آئے ہیں۔ اِس لئے اُس نے کہا کہ جو قیصر کا ہے قیصر کو دو۔ سادہ اِلفاظ میں ہم کہہ سکتے ہیں یہ دولت قیصر کے کنٹرول میں ہے کیونکہ لوگوں نے خُدا کی نافرمانی کی۔ اور اگر اَب وہ خُدا کے شُکرگزار ہونا چاہتے ہیں تو پھر اُنہیں تابعداری کرنا پڑے گی اور دہ یکی اور دوسرے ٹیکس واپس قیصر کو ادا کرنا پڑیں گے۔

لیکن اُس نے یہ بھی کہا کہ جو خُدا کا ہے خُدا کو دو اور ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے ذہنوں میں اُس فرق کو یاد رکھیں جو قیصر اور خُدا کے درمیان ہے۔ اور خُدا نے سب سے بڑی برکت جو ہمیں دی ہے اُسے ہم کبھی بھی اِجازت نہ دیں کہ اُس کو کلیسیاء کے سربراہ یعنی اُس کے بیٹے کو ایک طرف کر دیں۔ اگر ہم مسیحی کلیسیاء کی تاریخ کو دیکھیں تو ہم معلوم کریں گے کہ ایسا وقت

بھی تھا جب کلیسیاء نے اپنے آپ کو بادشاہوں اور شہنشاہوں کے اور اِختیار والوں کے کنٹرول میں دے دیا اور پھر جیسے یہودی لوگوں نے کہا اُنہوں نے خُدا کے حُکموں کی نافرمانی کی اور اِس بات سے اِنکار کیا کہ مسیح ہی ہر چیز کا سربراہ ہے۔ اور اُس نے اپاسٹلز کو اِختیار دیا ہے کہ وہ اُس کے ایلچی ہوں۔

اور جب کلیسیاء نے اپنے آپ کو اِن بادشاہوں کی ملکیتوں میں دے دیا تو اُنہوں نے کلیسیاء میں اعلیٰ عہدوں پر لوگوں کا تقرر بھی کیا جو خُدا کا کام ہے اِس لئے اُن کو کوئی برکت نہ ملی۔ اِس لئے ہم یہ بُلاہٹ دیتے ہیں کہ کسی طرح بھی خُدا کے اِختیار کو دوسروں کو نہیں دینا چاہیے بلکہ جو خُدا کا ہے وہ خُدا کو دینا چاہیے۔ کیونکہ اُس نے ہمیں مسیح کو دے دیا کہ وہ ہمارا سربراہ ہو اور رُوح القدس عطا کیا تاکہ اُس کی خدمت اور اُس کے کام کو اِس سرزمین پر مکمل کیا جائے۔

ہمیں ہمیشہ ثابت قدم رہنا چاہیے اور اِس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ ہمیں واپس خُدا کو اپنی شُکرگزاریاں لوٹانا چاہئیں۔ یہ قیصر کی طرح مجبوری نہیں مسیح کی بادشاہت اِن دینوی بادشاہوں کی طرح نہیں اِس لئے ہر پیشکش قادرِمطلق خُدا کے حضور رضا کارانہ ہے۔ آزاد مرضی کے ساتھ سمجھ دار دِل سے، کوئی مجبوری نہیں اور نہ ہی کوئی رقم مقرر ہے۔ اگر ہم اِس کو حاصل کرلیں تو پھر خُدا کی برکتیں آخر تک جاری رہیں گی۔

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوئینز لینڈ

Word of Life No.39 - 2014

زِندگی کا کلام

حوالہ: یرمیاہ 13:29 آیت

’’اور تم مجھے ڈھونڈو گے اور پاؤ گے۔ جب پورے دِل سے میرے طالب ہو گے۔‘‘

کلام کا یہ حِصہ اُس اِبتدائی بنیاد کا حِصہ ہے کہ ’’ڈھونڈو گے تو پاؤ گے۔‘‘ کاش یہ نکتہ آنے والے سال میں ہماری راہنمائی کرے۔ حوصلہ افزائی کرے اور ہمارے ساتھ ساتھ چلے۔ اپنے اندر پیدا ہو کر اور اپنے حالات سے باخبر ہو کر ہم اپنے محبت بھرے دِلوں اور ذہنوں میں عمل اور ردِعمل کریں۔

یہاں یرمیاہ نبی لوگوں کو تسلی دیتا ہے جو کہ نبوکدنضر بادشاہ کی ستر سالہ اسیری میں یروشلم سے بابل میں چلے گئے۔ خُدا اُن سے وعدہ کرتا ہے کہ ستر سال کے ختم ہونے پر اُنہیں اُن کے گھر میں آزادی کے لئے لے کر جائے گا۔ اِس کے علاوہ وہ اِس وقت میں اپنے لوگوں کو نہیں چھوڑے گا۔ بلکہ اِس کے برعکس وہ اُن کو یہ شان دار وعدہ دیتا ہے کہ اُس کے ذہن میں اُن کا

خیال ہے نہ کہ غم اور افسوس اور یہ کہ وہ اُس کو پا سکتے ہیں اگر وہ اُس کو اپنے پورے دِل سے ڈھونڈیں۔

اگرچہ اسیری کا دَور شروع ہو چُکا جو کہ خُدا کی مرضی کے مطابق ہے مگر وہ اپنے لوگوں کو بھولا نہیں۔ خُدا کو ڈھونڈ لینے کی شرط یہ ہے کہ وہ اپنے پورے دِل سے اُس کی تلاش کریں۔ یہ بغیر اِس اِیمان کے کس طرح ہوسکتا ہے کہ خُدا قادرِ مطلق جو آسمان اور زمین کا خالق ہے اِس کو ممکن بنا سکتا ہے۔ اگرچہ بڑے بڑے سائنس دان جو بیالوجی (علم حیاتیات) اور جراثیم کا مطالعہ کرتے ہیں وہ ڈارون کے نظریۂ ارتقاء میں کوئی ثبوت نہیں پاتے کہ زِندگی چھوٹی چیز سے بڑی چیز کی طرف جاتی ہے۔ سائنس بڑی سختی سے اِسی نظریئے پر قائم ہے۔ یہ بالکل واضح ہے کہ وہ بچے اور بڑے جو یکساں طور پر ایسے نظریات اور خیالات سے متاثر ہوتے ہیں خُدا کو تلاش نہیں کر رہے۔ اُن کو اُس کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ''ہر چیز''، ''کچھ نہیں'' سے مفروضہ کی صورت میں بنی ہے لیکن جب ہم قدرتی تخلیق کی ترتیب اور قطعی صورت کو دیکھتے ہیں تو یہ وضاحت کرنا مُشکل ہو جاتا ہے کہ کس طرح یہ خود بخود مکمل ہوگئی اور یہ ایسا ہی ہے کہ اِبتداء کے شک میں سے یہ کاسموس پیدا ہوئے۔

کم از کم میرے نزدیک یہ اِیمان کی گہرائی کے خلاف اور غیر اہمیت کا حامل ہے!

دوسرا متبادل نظریہ یہ ہے کہ پورے دِل سے خُدا کی تلاش کرنا۔ اگر ہم واقعی اُس کو ڈھونڈنا چاہتے ہیں۔ یہ نظریہ کہ ''پورے دِل سے'' یسُوع نے بھی یہ اِلفاظ اِستعمال کئے جب اُس نے وہ عظیم حُکم دیا۔ متی 22:37 آیت:

> ''اُس نے اُس سے کہا کہ خُداوند اپنے خُدا سے سارے دِل اور اپنی ساری
> جان اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ۔''

دِل یقیناً سب سے اہم اعضا ہے۔ اِس کے ساتھ ہی ہماری زمینی زِندگی کو قیام یا زوال ہے۔ پورے دل سے زیادہ ہم کوئی وعدہ نہیں کر سکتے اور نہ ہی کچھ دے سکتے ہیں اور یہ محبت سے واقعہ ہوتا ہے۔ سب سے بڑا حُکم یہی ہے کہ تُو خُداوند اپنے خُدا سے جو سب چیزوں کا خالق ہے محبت رکھ۔ اُس نے ہمیں اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ ہم نے اپنے آپ کو نہیں بنایا۔

ڈھونڈنے اور پانے کے درمیان وجہ اور اثر کا تعلق ہے۔ کوئی چیز بغیر وجہ کے واقع نہیں ہوتی۔ پہاڑی وعظ میں یسُوع نے دُعا کے سُنے جانے کے متعلق اِسی بنیادی قانون کا ذکر کیا ہے۔

متی 7:7 تا 8 آیت:

> ''مانگو تو تم کو دیا جائے گا۔ ڈھونڈو تو پاؤ گے۔ دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے
> کھولا جائے گا۔ کیونکہ جو کوئی مانگتا ہے اُسے مِلتا ہے اور جو ڈھونڈتا ہے وہ پاتا ہے اور
> جو کھٹکھٹاتا ہے اُس کے واسطے کھولا جائے گا۔''

یہاں پر کام اور ہدایات کو واضح کر دیا گیا ہے۔ ہمارے سامنے نسخہ تیار ہے۔ اب ہمیں اِس کو اِستعمال کرنا ہے اور اِس پر عمل کرنا ہے۔

ہم خُدا کو کہاں کیسے اور کب تلاش کر سکتے ہیں؟ ایک ہی وقت میں اِتنے زیادہ سوال کر دیئے گئے ہیں۔

اِس لئے سب سے پہلے کہاں کی کچھ مثالیں دیکھتے ہیں۔ خُدا کے کلام کو سُنیں اور اُس کی تابعداری کریں! ''اِبتدا میں کلام تھا اور کلام خُدا کے ساتھ تھا اور کلام خُدا تھا۔ یہی خُدا کی اِبتداء تھی۔ سب چیزیں اُس کے وسیلے سے پیدا ہوئیں اور اُس کے بغیر کوئی چیز پیدا ن ہیں ہوئی۔'' (یوحنا 3:1 آیت)

بائبل مقدس رُوحانی تخلیق کے متعلق معلومات دیتی ہے جس کو ہم عبادت میں، کلیسیاء میں، آس پڑوس میں اور خود اپنے اندر سُن سکتے ہیں فطری نظریہ تخلیق کے مطابق، اِس کو دیکھ بھی سکتے ہیں۔

دیکھنا غور کرنا، مشاہدہ کرنا، حیرانگی سے تعجب کرنا لیکن توجہ فرمائیں۔ دیکھا صرف دِل کے ساتھ جاتا ہے۔ خُدا کے اِس حُکم اور قانون میں کہا گیا ہے۔

''مَیں خُداوند تیراخُدا ہوں۔ تُو میرے سامنے کسی اور کو خُدا نہ بنایا۔ نہ تو اُس کے سامنے جُھکنا اور اُن کی خدمت کرنا!''

لیکن بیٹے اور رُوح القدس کے اندر مَیں اُس کو ڈھونڈ سکتا ہوں۔ ''جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا۔'' (یوحنا 9:14 آیت)

1- کرنتھیوں 11:2 آیت:

''کیونکہ اِنسانوں میں سے کون کسی اِنسان کی باتیں جانتا ہے سوا اِنسان کی اپنی رُوح کے جو اُس میں ہے؟ اِسی طرح خُدا کے رُوح کے سوا کوئی خُدا کی باتیں نہیں جانتا۔''

رُوح کے ساتھ دُعا کلیسیاء اور فرد واحد دونوں کے لئے ضروری ہے۔

میں خُدا کو کس طرح ڈھونڈ سکتا ہوں؟

اپنے مُنہ سے خُدا کو بُلائیں۔ دُعا میں اُس کے ساتھ بات کریں۔

یوحنا 24:4 آیت:

''خُدا رُوح ہے اور ضرور ہے کہ اُس کے پرستار رُوح اور سچائی سے اُس کی پرستش کریں۔''

دُعا کرنے سے خُدا کی بڑھائی ہوتی ہے۔

زبور 15:50 آیت:

''اور مصیبت کے دِن مجھ سے فریاد کر۔
مَیں تجھے چھڑاؤں گا اور تُو میری تمجید کرے گا۔''

میں کب خُدا کو ڈھونڈ سکوں گا؟

ہمیشہ تک! کیونکہ وہ دنیا کے آخر تک ہر روز ہمارے ساتھ ہے۔

عبرانیوں 8:13 آیت:

''یسُوع مسیح کل اور آج بلکہ ابد تک یکساں ہے۔''

ڈھونڈنے اور پانے کے عمل کو جاری رکھتے ہوئے ہمیں بہت سے خاکے اور ڈھانچے نظر آتے ہیں جو خُدا کے وجود کو ظاہر کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ ہمیں دیکھنے کے لئے کوئی تصویر اور چھونے کے لئے کوئی مُشکل نہیں دے گا۔

1-کرنتھیوں 9:2 آیت:

''بلکہ جیسا لکھا ہے ویساہی ہوا کہ جو چیزیں نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سُنیں نہ آدمی کے دِل میں آئیں۔ وہ سب خُدا نے اپنے محبت رکھنے والوں کے لئے تیار کر دیں۔''

آیئے! اِس سال ہر روز خُدا کو محبت اور پورے دِل کے ساتھ ڈھونڈیں پھر یقیناً یہ دلچسپی، خوشی اور خُدا کی شان دار برکتوں کے وسیلے سے یہ سال بابرکت ہو گا کیونکہ خُدا موجود ہے۔

اپاسٹل والٹر بائی برگر (ریٹائرڈ)

سوئیٹزرلینڈ

Word of Life No.40 - 2014

زِندگی کا کلام

حوالہ: متی 1:28 تا 8 آیت

''اور سبت کے بعد ہفتہ کے پہلے دِن پو پھٹتے وقت مریم مگدلینی اور دوسری مریم قبر کو دیکھنے آئیں۔ اور دیکھو ایک بڑا بھونچال آیا کیونکہ خُداوند کا فرشتہ آسمان سے اُترا اور پاس آ کر پتھر کو لڑھکا دیا اور اُس پر بیٹھ گیا۔ اُس کی صورت بجلی کی مانند تھی اور اُس کی پوشاک برف کی مانند سفید تھی۔ اور اُس کے ڈر سے نگہبان کانپ اُٹھے اور مُردہ سے ہو گئے۔ فرشتہ نے عورتوں سے کہا تم نہ ڈرو کیونکہ مَیں جانتا ہوں کہ تم یسُوع کو ڈھونڈتی ہو جو مصلوب ہوا تھا۔ وہ یہاں نہیں ہے کیونکہ اپنے کہنے کے مطابق جی اُٹھا ہے۔ آؤ یہ جگہ دیکھو جہاں خُداوند پڑا تھا۔ اور جلد جا

کر اُس کے شاگردوں سے کہو کہ وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے اور دیکھو وہ تم سے پہلے گلیل کو جاتا ہے۔ وہاں تم اُسے دیکھو گے۔ دیکھومَیں نے تم سے کہہ دیا ہے۔ؔ اور وہ خوف اور بڑی خوشی کے ساتھ قبر سے جلد روانہ ہو کر اُس کے شاگردوں کو خبر دینے دوڑیں۔ؔ''

یہاں پہلی بات جو ہم دیکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ عورتوں کو چُن لیا گیا تا کہ وہ اُس کے شاگردوں کے پاس جائیں اور اُن کو یہ شان دار خبر سُنائیں کہ ہمارا خُداوند قبر سے زِندہ ہو گیا ہے۔ اور کلامِ مقدس ہمیں بتاتا ہے کہ وہ دوڑ کر گئیں۔ یہی حال ہمارے مِشن کی محنت کا ہے۔ ہمیں جلدی کرنی چاہیے کہ جا کر دنیا کو بتائیں کہ ہمارا خُداوند قبر سے زِندہ ہو گیا ہے۔ وہ گُناہ، قبر اور موت پر غالب آیا ہے اَب بنی نوع اِنسان کے لئے ایک نیا طریقہ میسر ہے یعنی فضل کا طریقہ جو ہر ایک کو دیا جاتا ہے جو اُس کی طرف بُلاہٹ رکھتے ہیں۔ اَب کوئی ردّ نہیں کیا جائے گا ہر کوئی اِس شان دار برکت میں حِصہ لے سکتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اِسی جلدی کی وجہ سے عورتیں دوڑ کر گئیں۔ ہمارے اندر بھی یہی خواہش ہونی چاہیے کہ جب ہمیں یہ برکت مل جائے تو ہم کسی دوسرے کو اِس کے متعلق بتائیں۔

اِنگلستان کے اپاسٹلز جہاں سے یہ کلیسیاء دوبارہ قائم ہوئی ہے کہتے تھے کہ خُداوند نے اپنے پہلے اپاسٹلز کو یہ مِشن دے کر دنیا میں بھیجا کہ وہ دنیا کو مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے متعلق بتائیں۔ اَب دنیا یہ جانتی ہے۔ بہت کم لوگ ہیں جو اُس کہانی کو نہیں جانتے جو اُن عورتوں کو بتائی گئی۔ اُنہوں نے سِکھایا کہ آخری دِنوں میں اپاسٹلز کا یہ کردار ہو گا کہ وہ دنیا کو مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے متعلق بتائیں۔

ابھی تک دنیا میں بہت سے لوگ خُدا کے اِس منصوبے کے متعلق نہیں جانتے کہ خُدا کی بادشاہت میں رہنے کے قابل ہونے کے لئے کلیسیاء کس طرح زِندہ کی جائے گی۔ اِس لئے ہمارے مِشن کی محنت کو اِتنی زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ بہت سے دوسرے لوگ مسیح کی انجیل کو لے کر جا رہے ہیں لیکن ہمیں یہ ذِمہ داری سونپی گئی ہے کہ ہم نے زِندہ ہونے کی خوش خبری اور مسیح کی واپسی کی خوش خبری کو دنیا کے سب حصوں میں لے کر جانا ہے تا کہ سب کو یہ اُمید مل سکے اور وہ یہ جانیں کہ مسیح کا فضل ہر ایک کو بچانے کے لیے آیا ہے اور اُن کے سامنے بہت سی برکتیں موجود ہیں۔

یہ کرنے کے لئے ایک قربانی کی ضرورت ہے۔ اِس کی سب سے بڑی مثال تو اُس وقت قائم ہوئی جب ہمارا خُداوند زمین پر تھا جہاں ہزاروں لوگوں نے اُس کی اور اُس کے شاگردوں کی پیروی کی۔ اور وہ وقت آیا جب اُن کو کھانا کھلایا گیا۔ ہمارے خُداوند نے اپنے شاگردوں کو کہا کہ اُن کو کیسے کھانا کھلایا جائے؟

شاگردوں میں سے ایک نے کہا کہ ہمارے پاس بہت تھوڑی رقم ہے۔ ہم ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟ کلامِ مقدس ہمیں بتاتا ہے کہ ہمارے خُداوند نے تو اُن کا اِمتحان لیا تھا۔ جواب تو یہ ہونا چاہیے تھا کہ تیرے ساتھ سب کچھ ممکن ہے۔ پھر اُنہوں نے

کہا یہاں ایک لڑکا ہے جس کے پاس کچھ روٹیاں اور کچھ مچھلیاں ہیں۔ اور وہ آپ کو پیش کرنے کے لئے تیار ہے تا کہ بھیڑ کو کھانا کھلایا جا سکے۔ ذرا غور کریں ہزاروں کی تعداد میں لوگ اور ایک چھوٹا سا لڑکا جس کے پاس پانچ روٹیاں اور کچھ مچھلیاں تھیں۔ اُس کے اندر اِیمان اور بھروسہ تھا۔ اُس نے مسیح کی تعلیم کے متعلق سُن رکھا تھا۔ وہ اُسے خُداوند کو پیش کرنے کے لئے تیار تھا تا کہ ایک بہت بڑا معجزہ مکمل ہو۔ ہمارے خُداوند نے روٹیوں اور مچھلیوں کو لیااور ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ پہلی کلیسیائی خدمت کا آغاز ہوا۔ بڑی ترتیب کے ساتھ یہ ہوا۔ اُس نے شاگردوں کو کہا کہ سب کو قطاروں میں بیٹھا دو۔ کوئی بے ترتیبی نہیں ہوئی جب کہ آج کل کی کچھ کلیسیاؤں میں ہوتا ہے۔ وہ قطاروں میں بیٹھ گئے اور صبر کے ساتھ اِنتظار کرنے لگے۔ ہمارے خُداوند نے اُن مچھلیوں اور روٹیوں کو اپنے باپ خُدا کے نام سے برکت دی۔ پھر اُس نے شاگردوں کو اِس کا نتیجہ دِکھایا۔ پھر اُنہوں نے کھانا لیا اور اُن بھوکوں کو ترتیب سے کھلایا۔ اُن کو کثرت سے کھلایا گیا۔ یہ بات کلام میں ریکارڈ کی گئی ہے کہ وہ بچوں اور عورتوں کے علاوہ تقریباً پانچ ہزار مرد تھے۔ ہمارے خُداوند نے پھر فرمایا ''جاؤ اور ٹکڑے اِکٹھے کرلو تا کہ کچھ بھی ضائع نہ ہو۔''

اُنہوں نے ٹکڑے اِکٹھے کئے اور وہ بارہ ٹوکرے تھے۔ یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ تھوڑے سے تھوڑا مِشن کا کام بھی اپاسٹالک منسٹری میں ترتیب کے ساتھ اُن لوگوں کے درمیان میں جو بھوکے ہیں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ بغیر قربانی کے اُس دِن بھی ایسا ممکن نہ ہوتا اور آج بھی مِشن کی قربانیوں کے بغیر ایسا ممکن نہیں۔

آیئے فضل کی اِس برکت کے لئے شُکر گزار ہوں۔ سچے دِل سے شُکر گزاری کریں اور کوشش کریں تا کہ خُداوند کے فضل سے دنیا کے کونے کونے میں خُداوند کی برکات ظاہر کریں۔

اپاسٹل کلف فلور

سوئیٹزرلینڈ